43396 ـ ہر سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنے کی نذر مانی لیکن کئی سال سے روزے نہیں رکھے

سوال

بارہ برس قبل میں نے نذر مانی تھی کہ اگر میں نے مڈل میں نمایاں پوزیشن سے کامیابی حاصل کرلی تو ہر سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھوں گا لیکن پچھلا سارا عرصہ میں پابندی سے روزے نہیں رکھ سکا، اور پچھلے تین ماہ سے پابندی کے ساتھ روزے رکھنے شروع کر دیے ہیں، سوال یہ ہے کہ:
جن ایام کے میں نے روزے نہیں رکھے ان کا حکم کیا ہے؟
اور جن ایام میں میں اپنے والد کے ہاں دوپہر کے کھانے پر مدعو ہوں ان کا حکم کیا ہوگا، کیا اس دن میں روزہ رکھوں یا نہ ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس بات کی طرف متنبہ رہنا چاہیے کہ نذر ماننی مکروہ ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل مرفوع حدیث ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نذر نہ مانا کرو، کیونکہ نذر تقدیر سے کوئی فائدہ نہیں دیتی، بلکہ اس سے تو بخیل سے نکالا جاتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6609) صحیح مسلم حدیث نمبر (1640) یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں.

اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع کیا اور فرمایا:

" نذر کوئی خیر نہیں لاتی بلکہ یہ تو بخیل سے نکالنے کا ایک بہانہ ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1639).

بعض اوقات انسان نذر تو مان لیتا ہے لیکن وہ اسے پورا نہیں کرتا، تو وہ اپنے آپ کو مشکل اور حرج میں ڈال کر گنہگار ہوتا ہے.

اور نذر کے معاملہ میں سستی کرنا بہت خطرناك معاملہ ہے، اور خدشہ ہے کہ نذر ماننے والا مندرجہ ذيل فرمان باری تعالی کے حکم میں نہ آ جائے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالی سے عہد کرتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں اپنے فضل سے نوازا تو ہم تیری راہ میں صدقہ و خیرات کرینگے اور نیك و صالح لوگوں میں ہونگے، اور جب اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے نوازتا ہے تو وہ بخل کرنے لگتے ہیں، اور وہ اعراض کرتے ہوئے پھر جاتے ہیں، تو اللہ تعالی اس کی سزا میں ان کے دلوں میں نفاق ڈال دے گا اس دن تك جب وہ اس سے ملیں گے، اس کے سبب کہ انہوں نے وعدہ کرنے کے بعد اللہ تعالی سے وعدہ خلافی کی، اور جو وہ کذب بیانی کرتے تھے التوبۃ (75 - 77).

سستی و کاہل کی خطرناکی کے متعلق سوال نمبر (42178) کا جواب ضرور دیکھیں.

اور سوال کے متعلق گزارش یہ ہے کہ: آپ نے جو نذر مانی تھی وہ واجب نذر میں شامل ہوتی ہے، جس کا پورا کرنا آپ پر واجب اور ضروری ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے اللہ تعالی کی اطاعت کرنے کی نذر مانی وہ اپنی نذر پوری کرے، اور جس نے اللہ تعالی کی نافرمانی اور معصیت کرنے کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6696).

اس بنا پر آپ پر نذر پوری کرنا لازم ہے، اور آپ نے جن دنوں کے روزے نہیں رکھے ان کی قضاء میں روزے رکھیں، اور اس کے ساتھ آپ پر قسم کا کفارہ بھی لازم آتا ہے، اور ان جن ایام کے آپ نے روزے نہیں رکھے ان میں آپ کے لیے ایك کفارہ ہی کافی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی ہر جمعرات کو روزہ رکھنے کی نذر ماننے اور روزے شروع کیے اور پھر کئی ایام نہ رکھنے والے شخص کے بارہ میں کہتے ہیں:

" وہ اپنی نذر کی قضاء کرے اور کفارہ ادا کرے.... اور اگر اس سے بہت زیادہ ایام فوت ہو گئے جن میں وہ روزے نہ رکھ سکا ہو تو ان سب ایام کا اس پر ایك ہی کفارہ لازم آتا ہے، جب وہ کفارہ ادا کر دے اور اس کے بعد پھر اس کے کچھ روزے رہ جائیں تو اس پر دوبارہ کفارہ لازم ہو گا. امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے یہی بیان کیا ہے. اھ

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (13 / 648).

اور آپ کے لیے دوپہر کے کھانے کی دعوت ایسا عذر نہیں جو آپ کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اباحت شمار ہو، اور آپ نذر پوری نہ کریں، بلکہ آپ کو چاہیے کہ انہیں اپنی نذر کے متعلق بتا دیں تا کہ ان کی دعوت میں نہ جانے کا عذر معلوم ہو سکے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (36800) اور (38934) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .